❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت سیرت رسولؐ
وقت 5-7 منٹ

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت مربی اعظم
(تقریر نمبر2)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنۡ کَانَ یَرۡجُوا اللّٰہَ وَالۡیَوۡمَ الۡاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا (الاحزاب:22)

یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔

وہ نُور دیکھو، ظہور دیکھو، جمال دیکھو، کمال دیکھو
وہی ہیں عقبیٰ میں میر محفل سنا تھا دنیا میں نام جن کا
نہیں یہ جرأت تو اور کیا ہے، مَیں اُن کی توصیف کر رہا ہوں
خدا نے ذوقِ طلب میں ثاقبؔ کیا ہے خود احترام جن کا

معزز سامعین! مجھے آج اِس مبارک محفل میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت مربی اعظم عنوان پر تقریر کرنی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کو زندگی کے ہر معاملہ میں آداب سکھائے۔کچھ کا ذکر مَیں اپنی چند ایک کا ذکر آج کرتا ہوں۔

کھانے پینے کے آداب سکھلاتے۔ آپؐ نے دائیں طرف کو بائیں طرف پر ہمیشہ ترجیع دی۔ ایک دفعہ آپؐ کی خدمت میں پانی پیش کیا گیا۔ آپؐ نے پانی پیا۔ دائیں جانب ایک بچہ بیٹھا تھا اور بائیں طرف ایک بزرگ۔ آپؐ نے اس بچے سے پوچھا کہ:"تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ مَیں پانی پہلے بزرگ کو دے دوں"۔ وہ بچہ کہنے لگا:"نہیں، خدا کی قسم! مَیں آپؐ کے تبرک پر کسی اور کو ترجیح نہیں دوں گا"۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی پہلے اس بچے کے ہاتھ میں تھما دیا۔

(مسلم کتاب الشربہ باب ادارۃ الماء والبن عن یمین)

ایک اور موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بعض صحابہؓ کے ساتھ کھانا تناول فرمارہے تھے۔ ایک بدو آیا اور دو لقموں میں ہی سارا کھانا چٹ کر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:"اگر وہ بسم اللہ کہتا تو تم سب کے لیے یہ کھانا کافی ہوتا"۔ بس کھانے سے پہلے اور آخر میں اللہ کا نام ضرور لیا کرو۔

(ابن ماجہ کتاب الاطعمہ باب التسیہ عند الطعام)

ایک دفعہ آپؐ نے ایک ایسے بچے کو جو اپنے سامنے کی بجائے دوسری طرف سے کھانا کھارہا تھا فرمایا۔ کُلْ بِیَمِیْنِكَ وَ کُلْ مِمَّا یَلِیْكَ کہ اے بچے! دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنی طرف سے کھاؤ۔ اِسی طرح ایک دفعہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانے پر بلایا اور درخواست کی کہ "آپؐ چار مہمان ساتھ لے آئیں"۔ ایک اور شخص بھی آپؐ کے ساتھ ہولیا۔ میزبان کے دروازے پر پہنچے تو آپؐ نے فرمایا:"یہ پانچواں آدمی بھی ہمارے ساتھ آگیا ہے، اگر تم چاہو تو اسے اجازت دے دو اور چاہو تو یہ واپس چلا جاتا ہے"۔ اس نے کہا:"یارسول اللہؐ! میں اسے اجازت دیتا ہوں"

(مسلم کتاب الشربہ باب مایفعل الصیف اذا تبعه غیر من دعاہ)

سامعین! مربّی کا ایک کام ہر وقت نیکی کی تحریک کرنا ہوتا ہے۔ اِس میدان میں بھی ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم بطور مربِّی اعظم پیش پیش نظر آئے اور موقع و محل کے مطابق نیکی کی تحریک و تلقین فرماتے تھے۔ جیسے کسی نے بوڑھے والدین کی خدمت چھوڑ کر جہاد پر جانے کا ارادہ کیا تو آپؐ نے روک دیا اور فرمایا: ''ماں باپ کی خدمت ہی تمہارا جہاد ہے''۔ جہاں نماز میں کمزوری دیکھی وہاں سمجھایا کہ: ''افضل عمل وقت پر نماز کی ادائیگی ہے''۔ جہاں نیکی میں ریا یا تکلف کا شائبہ بھی محسوس کرتے اس سے منع فرماتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سفر میں پڑاؤ پر ایک جگہ ہجوم دیکھا جس میں ایک شخص پر سایہ کیا جا رہا تھا۔ آپؐ نے استفسار فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' بتایا گیا کہ روزے دار ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: ''سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں''

(بخاری کتاب الصوم باب قول النبیؐ من ظلل علیہ)

ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے آکر نماز پڑھی، رکوع و سجود مکمل نہیں کئے، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا۔ آپؐ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: ''جاؤ! پھر نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی''۔ اس نے جاکر دوبارہ نماز پڑھی اور پھر واپس آکر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپؐ نے اُسے پھر فرمایا: ''تم جاؤ اور نماز پڑھو، تم نے نماز نہیں پڑھی''۔ اس طرح تین دفعہ ہوا۔ تب اس شخص نے عرض کیا: ''یارسول اللہؐ! مَیں تو اس سے بہتر نماز نہیں پڑھ سکتا، آپؐ ہی مجھے سکھا دیں''۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تکبیر کہہ کے نماز کے لیے کھڑے ہو، جتنا قرآن سہولت سے پڑھ سکتے ہو، پڑھو۔ پھر اطمینان سے رکوع کرو، پھر سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر اطمینان سے سجدہ کرو۔ اس طرح ساری نماز سکون سے پڑھو''

(بخاری کتاب الصلوۃ باب حد اتمام الرکوع)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تربیت کی خاطر بعض چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی خیال رکھتے تھے۔ حتّٰی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کو کسی کے گھر جانے کے آداب بھی سکھلائے۔ حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ: ''ایک دفعہ مَیں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، دروازہ کھٹکھٹایا۔ آپؐ نے فرمایا: ''کون ہے؟''۔ مَیں نے عرض کیا: ''مَیں''۔ آپؐ نے فرمایا: ''مَیں 'کیا مطلب ہوا؟'' یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ناپسند کیا اور یہ چاہا کہ نام لیا جائے۔ چنانچہ بعد میں صحابہؓ نام لے کر اجازت لیا کرتے تھے۔

(بخاری کتاب الصلوۃ باب حد اتمام الرکوع)

سامعین! کسی بات پر بر محل ناپسندیدگی کا اظہار حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے سے عیاں ہو جاتا تھا۔ ایک دفعہ نجران سے ایک شخص آیا، اس نے سونے کی انگوٹھی پہن رکھی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف کوئی توجہ فرمائی اور نہ اس سے کوئی بات چیت کی۔ وہ دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ادب سے حاضر ہوا جبکہ وہ وہ سونے کی انگوٹھی کے بغیر تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خوشی سے اُسے ملے۔ اُس نے عرض کیا: ''یارسول اللہؐ! میں پہلے حاضر ہوا تھا تو آپؐ نے التفات نہیں فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے جب تم آئے تھے تو تمہارے ہاتھ میں سونے کا انگارہ تھا۔ ہمارے نزدیک اس کی حیثیت ایک پتھر سے زیادہ کچھ نہیں۔ تب اس صحابی نے عرض کیا: ''یارسول اللہؐ! آپؐ نے اپنے صحابہؓ کی موجودگی میں میرے ساتھ بے رخی برتی۔ اب آپؐ صحابہؓ کے سامنے میری معذرت قبول فرما کر معافی کا اعلان بھی فرمادیں تاکہ ان کو یہ خیال نہ رہے کہ آپؐ مجھ سے ناراض ہیں''۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہیں کھڑے ہو گئے اور اس شخص کی معذرت قبول کرنے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''میرا بے رخی کا رویہ اس شخص کی سونے کی انگوٹھی پہننے کی وجہ سے تھا (اب اس کی اصلاح کے بعد مجھے اس سے کوئی ناراضگی نہیں رہی)''

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 14 بیروت)

یہ تھا مربّی اعظم کے سنہری اصل اور آداب، تربیت کرنے کے۔

سامعین! شادی بیاہ یا وفات کے مواقع بھی جذباتی اظہار کے دوران یہ خدشہ ہوتا ہے کہ ایسے مواقع پر بد رسوم رواج نہ پا جائیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا خاص خیال رکھتے تھے اور شادیوں میں اسراف نہ کرنے اور سادگی اختیار کرنے کے لیے اپنی بیٹی فاطمہؓ کی شادی پر بھی نمونہ دیا اور اپنی متعدد شادیوں کے مواقع پر نہایت سادگی سے ولیمہ کی تقاریب ہوئیں۔ حضرت صفیہؓ کا ولیمہ سفر خیبر سے واپسی پر ہوا جو کھجور اور پنیر پر مشتمل تھا۔ حضرت زینبؓ کے ولیمہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت روٹی کھلائی۔ (بخاری کتاب النکاح)

موت فوت اور غم کے مواقع پر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کا اعلیٰ نمونہ پیش فرمایا۔ بالخصوص اپنے بیٹے صاحبزادہ ابراہیمؑ کی وفات، اپنے چچا حمزہؓ اور چچازاد بھائی حضرت جعفرؓ کی شہادت پر صبر کے بے نظیر نمونے پیش فرمائے۔ عورتوں کو بھی صدمہ کے موقع پر صبر کی نصیحت فرماتے تھے۔ خواتین کی تربیت کے لیے ان کے مطالبہ پر ہفتہ میں ایک دن ان کے لیے مقرر تھا۔

(بخاری کتاب العلم)

عیدین پر تمام خواتین کی حاضری ضروری قرار دی اور فرمایا: ”جن عورتوں نے بوجہ عذر نماز نہیں پڑھنی وہ مسلمانوں کی دعا میں شریک ہو جائیں“۔ اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم مردوں میں خطبہ کے بعد عورتوں کی طرف بھی تشریف لے جاتے تھے، انہیں وعظ فرماتے تھے۔

(بخاری کتاب العیدین)

سامعین! وفات وغیرہ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بین یا واویلا کرنے سے منع فرماتے تھے لیکن چونکہ غم کی حالت میں جذبات پر انسان بعض دفعہ بے اختیار اور مغلوب ہو جاتا ہے اس لیے اس پہلو سے شفقت کا دامن جھکا کے رکھتے تھے۔ آپؐ کو اپنے چچازاد بھائی جعفر طیارؓ کی غزوہ موتہ میں شہادت کے موقع پر سخت صدمہ تھا۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ: ”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے اور چہرہ سے غم کے آثار صاف عیاں تھے۔ مَیں دروازے کی درز سے دیکھ رہی تھی۔ ایک شخص نے آکر کہا کہ: ”جعفر کی عورتیں رو رہی ہیں“۔ آپؐ نے فرمایا: ” انہیں روکو“۔ وہ گیا اور تھوڑی دیر میں واپس آکر کہنے لگا کہ ”وہ میری بات نہیں مانتیں“۔ آپؐ نے تین دفعہ اِن کو بھیجا ہر دفعہ یہی جواب آیا تو حضورؐ نے فرمایا: ”ان کے موہنوں پر مٹی پھینکو، یعنی انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو“

(بخاری کتاب الجنائز باب من جلس عند المصیبہ)

الغرض حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خواتین کی تربیت کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اس میں تربیت کا یہ راز مضمر تھا کہ تا اچھی تربیت یافتہ مائیں تربیت یافتہ نسلیں مہیا کریں اور دین و تقویٰ میں اپنی اولاد کے لیے بہترین نمونہ بنیں۔ چنانچہ حضرت زینبؓ بنت ابی سلمہ سے روایت ہے کہ: ”مَیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت ام حبیبہؓ کے پاس حاضر ہوئی۔ وہ فرمانے لگیں کہ مَیں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ”کسی مومن عورت کے لیے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتی ہے، یہ جائز نہیں کہ وہ وفات پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، سوائے اپنے خاوند کے کہ جس کے لئے وہ چار ماہ دس دن (عدت کے مطابق) سوگ کرے گی (یعنی آرائش اور بناؤ سنگار سے پرہیز کرے گی)“۔ پھر مَیں زینبؓ بنت جحش کے پاس آئی جب ان کا بھائی فوت ہوا۔ انہوں نے تیسرے دن کچھ خوشبو منگوا کر لگائی“۔ پھر فرمایا کہ: ”مجھے اس خوشبو وغیرہ کی کوئی حاجت یا ضرورت نہ تھی مگر مَیں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منبر پر سنا ہے کہ ”کسی مومن عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے خاوند کے جس پر وہ چار ماہ دس دن سوگ کرے“

(بخاری کتاب الجنائز باب احداد المرۃ علی غیر زوجھا)

ایک دفعہ آپؐ کے علم میں یہ بات آئی کہ بعض لوگ خواتین کو رات کی نماز باجماعت کے لیے مسجد آنے سے روکتے ہیں تو آپؐ نے مردوں کو نصیحت فرمائی کہ: ”اللہ کی لونڈیوں کو خدا کے گھروں میں آنے سے مت روکو“

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب ما جاء فی خروج النساء الی المسجد)

اسی طرح بعض مردوں کی یہ شکایت ملی کہ وہ فَاضْرِبُوْھُنَّ (یعنی ان کو مارو) کی قرآنی رخصت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے خواتین کو ناواجب زدوکوب کرتے ہیں تو آپؐ نے مردوں کو سمجھایا اور فرمایا کہ: ”جو لوگ بیویوں پر ہاتھ اٹھاتے ہیں، وہ اچھے لوگ نہیں ہیں“

(ابوداؤد کتاب النکاح باب فی ضرب النساء)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تربیت کے انداز میں سے ایک انداز یہ تھا کہ تہمت کے موقع سے بچنے کی تلقین فرماتے۔ ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں تھے۔ کہ حضرت صفیہؓ آپؐ سے ملنے آئیں۔ واپس جاتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ ہولئے تا کہ گھر چھوڑ آئیں۔ راستے میں دو انصاری صحابیؓ ملے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو روک کر فرمایا: ”یہ میری بیوی صفیہؓ بنت حیی میرے ساتھ ہیں“

(بخاری کتاب الادب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز نصیحت مختلف اوقات میں حسب حالات ہوتا تھا۔ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کو باہم جھگڑتے دیکھا۔ تو آپؐ نے فرمایا: ”مجھے ایک ایسی دعا کا پتہ ہے کہ اگر کوئی شخص یہ پڑھے تو اس کا غصہ جاتا رہے“۔ ایک شخص نے جو قریب بیٹھا تھا یہ سنا تو اس آدمی کو جا کر بتایا کہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَعُوذُ بِاللہ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھ لو، یعنی میں راندے ہوئے شیطان سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں، تو غصہ دور ہو جائے گا۔“

(بخاری کتاب الادب باب ما ینھی عن السباب واللعن)

سامعین! حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم درشت طبع لوگوں کی تربیت بھی نرمی سے کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص ملنے آیا جو رشتہ داروں سے بدسلوکی اور قطع رحمی کرتا تھا۔ آپؐ اس سے بہت نرمی سے پیش آئے۔ حضرت عائشہؓ نے وجہ پوچھی تو فرمایا:
”بدترین وہ لوگ ہیں جن کی بدزبانی سے بچنے کے لئے لوگ ان سے جان بچائیں۔“

(بخاری کتاب الادب)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہؓ کی تربیت میں یک رنگی پیدا کرنے کی طرف توجہ فرمائی۔ آپؐ کو دوغلی طبیعت اور دوہرے چہرے رکھنے والے لوگ سخت ناپسند تھے جو موقع محل کے مطابق اپنا چہرہ بدل لیں۔

(بخاری کتاب الادب باب واجتنبوا قول الزور)

آپؐ صحابہؓ کو تلقین فرماتے تھے کہ: ”آپس میں بغض وحسد نہ رکھو اور نہ ہی کسی کی پیٹھ پیچھے بات کرو۔ اللہ تعالیٰ کے بندے اور بھائی بھائی ہو جاؤ۔ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان بھائی سے قطع تعلق رکھے“۔ نیز فرماتے تھے کہ: ”ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ دو بھائی ملیں تو ایک دوسرے سے رخ پھیر لیں۔ اگر کوئی ناراضگی ہو بھی تو بہترین شخص وہ ہے جو سلام میں پہل کر کے ناضگی دور کرے“

(بخاری کتاب الادب باب الھجرۃ)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ بِعَدَدِ هَمِّهٖ وَغَمِّهٖ وَحُزْنِهٖ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ وَاَنْزِلْ عَلَيْهِ اَنْوَارَ رَحْمَتِكَ اِلَى الْاَبَدِ۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ سَيِّدِ الْاَنْبِيَآءِ وَاَفْضَلِ الرُّسُلِ وَخَيْرِ الْمُرْسَلِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

(اس تقریر کی تیاری میں مکرم چوہدری ناز احمد ناصر آف لندن کے تین مضامین سے استفادہ کیا گیا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ)